سوال

(301) ایک دفعہ دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ ہمارے ہاں یہ ایک مسئلہ پیش آیا ہے کہ ایک عورت ایک دوسرے بچے کو اپنا دودھ پلائے صرف ایک دفعہ دودھ پلائے۔ کیا اس عورت کی بچی کے ساتھ اس بچے کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال مسئولہ اس بچے کا اس عورت کی بچی کے ساتھ شرعاً نکاح جائز ہے، کیونکہ ایک دفعہ دودھ پلانے سے حرمت رضاعت شرعاً ثابت نہیں ہوتی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے۔

(أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَالرَّضْعَتَانِ، وَالْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ» اخرجہ احمد و مسلم ج 1 ص 429 وأہل السنن وعنها أَنَّهَا قَالَتْ : " كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ : عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ، بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ (ا : رواہ مسلم وابو داوٗد والنسائی، فقہ السنۃ ج ۲ ص ۱۸ و سبل السلام ج ۳ ص ۲۱۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ ایک دفعہ اور دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور دوسری حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے قرآن مجید میں دس رضعات سے حرمت رضا ثابت ہونے کا حکم نازل ہوا تھا، پھر یہ حکم منسوخ ہو کر پانچ رضعات (یعنی پانچ دفعہ دودھ پینا) سے حرمت رضاعت ثابت ہونے کا حکم نازل ہوا۔ و ھذامذھب عبداللہ بن مسعود و عائشہ و عبداللہ بن الزبیر و عطاض و طاؤس والشافعی واحمد فی ظاھر مذھبہ وابن حزم واکثر اھل الحدیث۔ فقہ السنۃ ج ۲ ص ۶۷، ۶۸ تاہم اکثر فقہاء کے نزدیک مطلق رضاع سے حرمت رضاعت ثابت ہو چکی ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر۔

(قال فی المسوی ذھب الشافعی إلی أنہ لایثبت حکم الرضاع فی أقل من خمس رضعات متفرقات وذھب أکثر الفقھاء منھم مالک وأبو حنیفۃ إلی أن قلیل الرضاع وکثیرہ محرم وہذا مذھب علی وابن عباس وسعید بن المسیب والحسن البصری والزھری وقتادۃ وحماد الأوزاعی وابن حنیفۃ ومالک وروایۃ عن أحمد) (فتاویٰ نزیریہ ج ۳ ص ۱۵۲ وفقہ السنۃ ج ۲ ص ۶۶)

اکثر فقہاء کا استدلال نصوص مطلقہ سے ہے اور مطلق کا مقید پر محمول کرنا قاعدہ مسلمہ ہے بناء علیہ مسلک امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا راجح یعنی زیادہ صحیح ہے۔

امام محمد بن علی اشوکانی رحمہ اللہ اس مسئلہ کو مع مالھا وما علیھا کے تحریر کرکے آخر میں فیصلہ کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں فظاھر ما ذھب الیہ القائلون باعتبار الخمس یعنی ظاہر انہی لوگوں کا قول ہے جو لوگ خمس رضعات (پانچ دفعہ پستان منہ میں ڈال کر دودھ پینا میں) رضعات کے قائل ہیں، ان کے نام نامی یہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ امام عطاء، طاؤس، سعید بن جبیر، عروہ بن زبیر لیث بن سعد شافعی، احمد، اسحاق، ابن حزم رحمھم الاوطار و سبل السلام و تحفہ الاحوذی و فتح الباری۔

فیصلہ اور خلاصہ کلام یہ کہ صورت مسئولہ میں حکم رضاعت ثابت نہیں ہوتا۔ لہٰذا

صورت مسئولہ میں اس لڑکے کا اس لڑکی کے ساتھ نکاح جائز ہے امام محمد بن اسماعیل الکحلانی، حضرت مولانا محمد علی پنجابی، حافظ عبدالرحمان مبارک پوری، شیخ الکل السید نزیر حسین محدث دہلوی اور نواب سید صدیق حسن خاں نے بھی اس قول کو اختیار کیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص740

محدث فتویٰ